رجسٹرڈ ایل ۱۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اخبار الحکم

سنہ ۱۳۱۸ھ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۳۲ | دار الامان قادیان ۱۰ ستمبر سنہ ۱۰ء | جلد ۱۴

بقیہ مضمون سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

اس اعتقاد سے پھر یہ نتیجہ نکالا کہ اسی لئے نجات دائمی بھی خدا کے اختیار میں نہیں ارواح کو اواگون کے چکر سے چھٹکارا نہیں کوئی کیسا ہی خدا کی مرضی پر کاربند ہو کر کیسی ہی خلوص سے اس کی پرستش کرے یا عبادت بجا لاوے اور اسکی ملاقات کی آرزو میں اپنے آپ کو فنا بھی کرے مگر نہ وہ نجات دے سکتا ہے اور نہ دے گا۔ تناسخ کی پھندہ سے نکلنا ہی ناممکن ہے۔ اگر چند روز کوئی نجات بے حس و حرکت نجات خانہ میں کئی باکر رہی ہی تو پھر چار ناچار دہر ہلاج اسکو وہاں سے خارج کرکے پھر اس عمگدہ میں پہونچا دیتے ہیں۔ اس قوم نے بھی جہاں تک ہو سکا اپنے ان اعتقادوں کو تقریرات اور تحریرات کے ذریعہ سے عام طور پر پھیلایا اور کتابوں کے وسیلہ سے پبلک کے روبرو پیش کیا بیچارا عبارت سمجھ کر مخلوق خدا کو اس دام میں پھنسا کر تباہ کرنے کی کوشش کی اور کئے جاتے ہیں۔ چھاپہ خانہ کے ایجاد نے۔ اور کسی مذہب کے خیالات میں دخل نہ دینے والی پر امن سلطنت کے عہد نے ان قوموں کو آزاد طور پر تحریر و تقریر کا خوب موقعہ دیا سماج۔ اور سبھا ئیں قائم ہو کر جلسے ہوتے اور بڑے دھڑے سے یہ خیالات علمی رنگ میں ظاہر کئے جاتے ہیں۔

ان مفاسد کا اثر اسلام اور اسکے معتقدین پر

جب خدا تعالیٰ کی پاکذات وصفات کی نسبت ایسے مشرکانہ اعتقاد شائع ہوں اور اس ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ مبرا از نقص و عیب کے حق میں ایسی پرفساد رائیں قائم کی جائیں تو پھر اللہ تعالے کی صفات کا یقین اور دلی طور پر اس مقتدر ذات کی ہیبت کسطرح دلوں میں قائم رہ سکتی ہے۔ اور وہ سچا ایمان جو حق اللہ کی بجا آوری پر پابند کرے کب پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکر قلوب میں عظمت الٰہی باقی رہے۔ کیوں اخلاص سے عبادت بجا لاوے۔ وہ جوش محبت کہاں ہو کہ جس سے اسکی ستائش اور حمد کا غلغلہ بلند ہو۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی قوم اس مرکز اقبال پر قائم نہیں رہی۔ اور خدائے آسمان و زمین کی حکومت پورے طور پر تسلیم نہیں کی گئی۔ ہر ایک نے خدا کو چھوڑ کر اپنے خیالات کی پیروی اختیار کرلی ہے

ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا - افسوس اب
یہ بھی جہلم کو تبدیل ہو گئے ہیں مرزا
صاحب نے اس تھوڑے عرصہ میں
اپنی خداداد لیاقت اور
اخلاق حمیدہ اور شبانہ روز
محنت سے جو کچھ ہر دل
عزیزی اور محبت یہاں کے
لوگوں میں حاصل کی قلم کو
کہاں طاقت جو اسکو ظاہر
کر سکے آپکا ہر ایک غریب و
امیر کے ساتھ یکساں
سلوک تھا نہایت توجہ
اور تندہی سے معالجہ
فرماتے تھے بلکہ غریبوں کا
علاج خاص ہمدردی سے
کرتے تھے لالچ آپکے
پاس نہ تھا غربا اور احبا کے
مکانوں پر بڑی خوشی سے
بے فیس تشریف لیجاتے تھے
اگرچہ آپ کی تبدیلی کی خبر سننے پر یہاں
کے لوگوں نے اس کے التوا کی غرض
سے ایک عرضی بہ ثبت دستخط تمام
باشندگان شہر صاحب انسپکٹر جنرل
بہادر پنجاب کی خدمت میں بھیجنی چاہی
تھی مگر سول سرجن صاحب فیروزپور نے
یہ کہکر واپس کر دی کہ ڈاکٹر صاحب
کی خدمات کی ہم بھی قدر کرتے ہیں اور
ان کی کارگزاریوں کو جانتے ہیں
لیکن چونکہ اس تبدیلی میں ڈاکٹر صاحب
کا فائدہ ہے اس لئے ہم آپ
صاحبان کی درخواست کو صاحب انسپکٹر
جنرل بہادر کی خدمت میں نہیں بھیج
سکتے -

مندرجہ بالا تحریر کے شائع کرنے سے
ہماری غرض ایک طرف اپنی جماعت کے
سامنے ڈاکٹر صاحب کا نمونہ پیش کرنے
کی ہے اور دوسری طرف مخالفین کو ڈاکٹر
صاحب کے نمونہ سے یہ دکھانا مقصود
ہے کہ اس قسم کے لوگ حضرت
اقدس امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام
کے فیض صحبت سے طیار ہوئے ہیں
اب وہ سوچکر بتلائیں - کہ اس قسم کا اثر
کب ہو سکتا ہے - جبکہ خود تقدس و کرامت
میں انسان بڑھا ہوا نہ ہو - ہمارے ناظرین کو
یاد ہوگا جب ڈاکٹر صاحب وزیر آباد میں
تھے اُس وقت بھی آپ کی تبدیلی پر وہاں
کے باشندوں کو سخت افسوس ہوا تھا
اور انہوں نے بھی ایک میموریل طیار کیا
تھا - ہم ڈاکٹر صاحب کی اس روحانی
ترقی پر ان کو مبارکباد دیتے ہیں اور
دعا کرتے ہیں کہ اپنے مدارج میں ترقی
کریں اور دوسروں کے لئے مؤثر نمونہ
بنیں - آمین -

دارالامان کی خبریں

حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ مع جمیع
خدام والا و ممبران خاندان تندرست
ہیں اور **تحفہ گولڑویہ** کی تصنیف
کے کام میں مصروف ہیں تحفہ مذکور
۲۴ صفحہ تک پریس میں جا چکا ہے
اور دیکھئے کہاں تک یہ رسالہ طویل
ہوتا ہے اس رسالہ میں عجیب عجیب
نکات و اسرار لکھے جا رہے ہیں اور اس
تحفہ کی نسبت یہ وحی حضرت اقدس
علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہو چکی ہے
کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا -

تحفہ غزنویہ

جو عبدالحق غزنوی امرتسری کے اشتہار
کے جواب میں لکھا گیا ہے ایک
لانظیر رسالہ ہوگا اس رسالہ کا بھی
بہت بڑا حصہ طبع ہو چکا ہے -

اربعین نمبر ۲

امید کے خلاف بہت بڑا ہو گیا
ہے دو جز تک طبع ہو چکا ابھی
معلوم نہیں کہاں تک جاوے
مگر یہ نمبر بہت ہی لذیذ اور لطیف
ہوگا دوستوں کے ایمان کے
بڑھانے اور مخالفوں کی کمر توڑنے
والا ہوگا -

شمس بازغہ

جو مہر علی شاہ گولڑوی کے رسالہ
شمس الہدایت کا جواب اور فاضل
امروہی حضرت مولانا سید محمد احسن
صاحب کی تصنیف ہے ساڑھے
نو جز تک طبع ہو چکا ہے ابھی
نصف سے زیادہ باقی ہوگا -
عجیب طرز کا لاجواب رسالہ ہے
انشاء اللہ عنقریب شائع ہونیوالا ہے

جناب مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر
آباد سے حضرت اقدس کی پاک
صحبت سے فیض حاصل کرنے کے
واسطے چھ ماہ کی رخصت لے کر
آئے ہوئے ہیں خدا تعالیٰ ان کو اس
ہمت کا ثواب کرے -

---

۱۶ ستمبر سے تعلیم الاسلام
ہائی سکول کے متعلق خاص دینیات
کی جدید شاخ کھولی گئی ہے جس
کے مدرس مولوی عبداللہ صاحب
کشمیری مقرر ہوئے ہیں -

اسی تاریخ سے مدرسہ میں ایک مہینہ کی رخصتوں کے بعد کھل جائے گا۔

---

۱۰ تاریخ کو قدرے بارش ہوگئی۔ بادل ہر روز گھرے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ قادیان میں وبائی امراض سے امن ہے۔

الحمد للہ علی ذالک

اس ہفتہ میں تصویر والے مضمون کی وجہ سے ہم حضرت اقدس کی پاک باتیں اور حضرت حکیم الامت کے ارشادات نہیں لکھ سکے۔ اگلی اشاعت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

الحکم کی خوبیوں کے اعتراف اور شکریہ میں جسقدر خطوط موصول ہوتے ہیں ہم نے انہیں سے شاید کبھی ایک آدھ درج کیا ہو تو کیا ہو ورنہ ہم کو ہمیشہ ایسی باتوں سے نفرت رہی ہے کہ ایسے خطوط درج کریں۔ لیکن آج ایک کارڈ کے چند فقرے محض اس لئے درج کئے جاتے ہیں کہ ہمکو شدید قسم کے ساتھ مجبور کیا گیا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہو جاوے گا کہ الحکم بفضلہ تعالیٰ قوم کی کتنی بڑی خدمت کر سکتا ہے۔ وھو ہذا۔

آج عزیز الحکم پہونچا میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس ہفتہ کے خطبہ نے ایک نیا ایمان بخشا بخدا الحکم ہماری جماعت کے لئے ایک الٰہی حکمت کا نسخہ ہے اور ایک دن ضرور آئے گا کہ تمام دنیا اس کی راہ میں آنکھیں بچھائے گی اور آپ کی سعی کی قدر کرے گی میں تو جب الحکم آتا ہے ایک الگ جگہ بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ اس کے الفاظ ایسے درد ناک ہوتے ہیں کہ رُلا دیتے ہیں خدا جانے مخالف کس قدر شقی القلب ہو گئے ہیں کہ ان کے کانوں پر جوں نہیں چلتی میں صدق دل سے حضرت اقدس پر قربان ہوں اور دنیا میں حضرت سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں ہے یہ سچ کچھ مجھکو ملا ہے آپ کی مہربانی ہے بخدا میں قیامت تک آپ کا شکر گزار رہوں گا جو احسان آپ نے بندہ پر کیا ہے یہ مبالغہ نہیں ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ملک کی بادشاہت بھی مجھکو مل جاتی تو اس کے آگے ہیچ تھی۔

اس سے پہلے میں ایک بخری دہریہ تھا خدا و رسول کے حکموں کو ایک قصہ کہانی جانا کرتا تھا آپ کے طفیل دین کا سیدھا راستہ ملا الخ۔

محمد سلیمان مدرس بہاولہ

ہم حقیقی دل یقین رکھتے ہیں کہ ہم کیا اور ہماری ناچیز کوشش کیا۔ الحکم میں فی نفسہ کوئی خوبی ہماری اپنی ذات سے نہیں ہے بلکہ اس میں جو کچھ خوبی ہے وہ اس مقدس انسان کے پاک نام کی وجہ سے ہے جو آج دنیا کی اصلاح کے لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے آیا ہے اور پھر یہ اثر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی الٰہی خدمت کا ہے جو وہ الحکم کے لئے مضامین دینے میں کرتے ہیں جب کہ نہایت خلوص اور واقعی درد دل سے اصلاح اور صرف اصلاح کے لئے جو کچھ کہا جاوے اور ایسے دل سے کہا جاوے جو کہنا اور کرنا دونو جانتا ہے تو ممکن نہیں کہ وہ اثر پذیر نہو۔ بہرحال ہمارے لئے فخر اور شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے منت ایک ثواب کا حقدار ٹھیرا تا ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم مولانا موصوف نے جس قدر قلمی امداد الحکم کو دی ہے اس کے مقابلہ میں کوئی مالی امداد نہیں ہو سکتی۔ قوم بھر میں آپ کی شکر گزاری کا شور بلند ہے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی جسمانی اور روحانی بیماری سے محفوظ رکھے آمین

انشاء اللہ تعالیٰ ناظرین اگلی اشاعت میں ایک اور لذیذ خطبہ پڑھیں گے۔

سفید جھوٹ

پیر مہر شاہ گولڑوی لاہور سے ناکام اور نامراد واپس گئے ان کا اور تو کچھ بس نہ چلا ان کے ایک مرید نے جو مدعی تقوی و طہارت ہے اور تزکیہ اور تصفیہ کا دم بھرتا ہے میری نسبت جھوٹ سراسر بالکل جھوٹ یہ اڑایا کہ سید سرور شاہ نعوذ باللہ حضرت اقدس سے منحرف ہوگیا اور لڑ بھڑ گیا قادیان سے چلا گیا اس بات پر کہ جب مہر شاہ لاہور آئے تو حضرت اقدس کیوں لاہور میں مقابلہ کے لئے نہ گئے کیونکہ مہر شاہ صاحب نے تمام شرطیں متعلق تفسیر نویسی مقبول کر لی تھیں۔ سو میں سوا اس کے اور کچھ نہیں کہتا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہ مہر شاہ نے حضرت اقدس کی شرائط قبول کیں اور نہ حضرت اقدس لاہور تشریف لے گئے میں اب قادیان میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوں اور حضرت اقدس پر علاوہ ایمان فضل خدا سے ہے کہ جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہونا چاہئے اور میرا عقیدہ ہے کہ کسی انسان کا ایمان قبول ہی نہ ہوگا جب تک کہ حضرت اقدس پر ایمان نہ لاوے۔ سرور شاہ

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کی آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) ہم بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم بی۔ ایم سانگلی صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ ام دیوی بعمرہ ۱۴ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں ہوند ہور دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق پڑ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھی صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے میرے کے سرمہ کو جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم ہونے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۹ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

اور انبیاء کا پاک مقصد فراموش کر دیا گیا ہے ان کی پاک ہدایتوں سے انحراف اختیار کیا گیا ہے۔ اور اس راست باز عاشق خدا جماعت کی مفید اور عملی تعلیم کی پیروی گراں معلوم ہونے لگی ہے ان بیرونی فسادوں نے جس شدت کے ساتھ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف اپنا زور دکھلایا ہے۔ اور جس تیزی اور بیباکی حملوں سے قرآن مجید کی پاک تعلیم اور اس کے لانے والے مقدس اور مطہر انسان عاشق توحید پر وار کئے ہیں ان کا بیان کرنا ہر ایک ایسے دل خراش اور پرسوز کہانی کا چھیڑنا ہے کہ جس کا نتیجہ سوا اس کے کہ آدمی ایک ناقابل برداشت غم و غصہ سے بھر جائے اور کیا ہو سکتا ہے ان ہوا پرست اور خود پسند قوموں کا رخ کیوں اسلام اور اس کے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہوا وجہ اس کی یہ ہے کہ جملہ صداقتوں اور تمام پاک اعتقادوں کا مجموعہ جو کل انبیاء صادقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات میں داخل ہیں صرف مذہب اسلام ہی ہے اور اسی پاک طریق میں مرسلان خدا کے پاک قدموں کا نشان ملتا ہے۔ خدائے حکیم نے نبیوں کی تکمیل تعلیم کا ہار اسی تعلیم کو ٹھیرا دیا ہے اور صرف جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی وہ خاتم النبیین اور کامل نبی ہیں کہ جن کی تعلیم کل انبیاء صادقین کے مکارم اخلاق کا پاک مجموعہ ہے۔ جس سے انسان کامل طور پر تہذیب نفس کر کے خدا تعالیٰ کی ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ کی نسبت صحیح اور سچا اور خالص ایمان پیدا کر سکتا ہے اور قرآن مجید ہی وہ ادب سکھلانے والی اور انسان کو متخلق باخلاق اللہ کرنے والی اور جملہ مرسلان الٰہی کی عزت اور حرمت اور پاکیزگی کو دلوں میں راسخ کرنے والی مکمل کتاب ہے۔ اسی کے ذریعہ سے وہ نورانی ایمان مل سکتا ہے جس سے انسان ہر قسم کے فساد۔ کذب افترا۔ اور شرک کی ظلمتوں سے باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب ان فساد کے بانیوں اور فتنہ انگیزوں نے ان پاک صداقتوں سے جو کل برگزیدگان الٰہی کی تعلیمات کا واقعی نتیجہ تھیں انکار کیا تو پھر سوا اس کے کہ وہ بے باکانہ طور پر اسلام کے معاند ہو جاتے اور اپنے سب باطل ہتھیاروں کو لے کر اسی کوہ حق پر جو سب حقانیتوں کی پناہ اور ملجا ہے ان پر ٹوٹ پڑتے اور کہہ پڑتے ان ناپاک خیالات کی سدراہ ہونیوالی اور ان کی بیخ کنی کرنے والی یہی قرآنی تعلیم تھی اور ہے۔ پس جب کبھی ان بد اعتقادیوں نے اپنا پاؤں باہر نکالا تب ہی اسلام کی پاک توحید انکی سرکوبی کے واسطے طیار ہو گئی اب اس پر امن سلطنت کے زمانہ میں جبر آزادی اور بے باکی کے ساتھ پبلک کی موزع علمی لباس پہنکر اور قلم کے نیزے ہاتھ میں لے کر سائینس کی تحقیق کے نعرے مارتے ہوئے حملہ آور ہوئی ہے یہ ایک ایسی خطرناک آمد ہے کہ جس کی زد میں آکر خود مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔ اور میدان ہندوستان میں ایک زلزلہ پڑ گیا ہے۔ ان بیرونی حملوں نے اسلامیوں کی اندرونی حالت پر وہ بد اثر کیا ہے کہ سچائی کی روح بالکل نیست و نابود ہو گئی ہے۔ کوئی ہو گا جو اس مرکز اعتدال پر قائم رہا ہو۔ اسلامی توحید کے نام لیوؤں میں عام اس سے کہ وہ خواندہ یا ناخواندہ عالم ہوں یا جاہل ان بیہودہ خیالات سے ایسا فساد برپا کیا ہے کہ ایمان جیسی دولت برابر ان کے گھروں سے غارت ہوتی چلی جاتی ہے۔ اعتقادی حالت متزلزل ہو گئی ہے ان قوموں کی مولانست اور مجالست سے ان کے کفریات کا رنگ یہاں بھی آ گیا ہے۔ توحید کا قائل صفات اللہ کا معتقد۔ عبادات اسلامی کا پابند اگر کوئی ہے بھی تو رسمی طور پر۔ دلوں میں عظمت نہیں سب اخلاق و عادات نبوی مفقود ہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ جماعت کے افراد ہی ایسے بے بس ہوئے ہیں کہ ان اخلاق پر جو تہذیب اسلام کی جان ہیں ان کو کوئی بالتوقیر نگاہ نہیں۔ خدا تعالےٰ کی صفات کے تسلیم کرنے میں ان کو بھی صدہا اعتراضات ہیں مروجہ آزادی کی بد روح ان پر بھی ایسا مستولی ہوئی ہے کہ پیچھے دیتے وقت نہیں خود اپنے پاک بزرگوں کے طریق پر ہی اعتراض کرنے کا فخر حاصل ہوتا ہے۔ قوانین نیچر کے دلدادہ جماعت قوانین پابندیوں کے توڑنے میں سب سے زیادہ آزادی حاصل کرتی ہے نفس کی ڈیوٹی کے دلدادہ اور فرائض الٰہی سے بے پرواہوں کی جلسوں اور کانگریسوں میں کیا کیا پھبتیاں نہیں اڑائی گئیں۔ مذہبی پاک اعمال کی بجا آوری میں وہ بے رغبتی ہے کہ پوست بے مغز کی مثال شاید یہیں صادق آتی ہے اتفاق سے مسلمان باپ دادا کے گھر پیدا ہو گئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید کی پاک تعلیم کو ٹھیا قرار دیکر اگر موجودہ اسلامیوں کا امتحان کیا جائے تو شاید حال و قال میں کوئی برابر اترے۔ یہ بھی تو اس زمانہ کی بد مولودوں کا اثر ہے جس کی خبر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے دیدی ہوئی ہے۔ وہ نشانات اور علامات جو صدہا سال پیشتر صادق امین صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمائے اب ان کا مشاہدہ ہوتے ہوئے بھی انکے وقوع کا یقین نہیں آتا۔ اور باوجود ایسے بدیہی نظاروں کے جو قوم کی حالات کو مشاہدہ کرا رہے ہیں اور علاوہ ان بیرونی پرشر و فساد حملوں کے قوم کے اندرونی فساد بھی آزادی سے پھیل رہے ہیں کسی مجدد آسمانی کے مبعوث ہونے پر ضرورت کا احساس نہیں ہوتا۔ قوم کے ہر ایک طبقہ میں فساد نے راہ پائی ہے اور اعتدال مزاج بگڑ گیا ہے۔ باقی آئندہ

تصویر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شفاء مرض کی نیت سے علاج کے درپے ہونا۔ تشخیص مرض کا موقع طبیب کو دینا۔ اسکی جمیع تدابیر کو صائب یقین کرنا۔ ہر طرح سے جسم کو اُس کے حوالہ کر دینا۔ ہر ایک اختلاط اور تزاد مرض کے موقع پر طریق علاج کے تغیر اور دوا کے تبدل کا اختیار اُس کے حوالہ کرنا۔ ہر ایک زلتی سے اپنے خیال کو پاک رکھنا۔ ایک ایسے مریض کے لئے جسکو قطعی طور پر اپنے وجود میں بیماری کے موجود ہونے کا یقین ہو چکا ہو ضروری ہے۔ ایک دفعہ جب طبیب کی حذاقت تسلیم ہو چکی ہے۔ اور انشراح صدر سے اس کے کامل ہونے کا گہرا نقش لوح دل پر قائم ہو چکا ہے تو پھر ہر ایک موقعہ پر اُس کے حکیمانہ طریق عمل پر گو بظاہر اپنے فہم سے باہر ہو اندرونی فساد کی ترقی کا موجب سمجھنا اور بغیر استعمال دوا وہم کی بلا میں مبتلا ہو جانا اس نور یقین اور کامل بصیرت کے منافی ہے جو پہلے کسی علم کی بنا پر قائم ہو چکی ہے۔ مریض اگر اپنے تجربہ کار معالج کے طریق عمل میں اس طرح کی دخل اندازی کے درپے ہو تو وہ اپنے مرض کا خود آپ ہی معالج ہے اور تجربہ کار معالج کے حسن تدابیر کا قائل نہیں۔ اگر کوئی مریض اس نقص کے اندر ہے تو وہ بجائے اس کے کہ صحت کے قریب ہو علاج کے نتیجہ خیز سے بہت ہی بعید ہے۔

تصویر اور اُسکی پرستش

قرآن مجید میں ایک زبردست آواز ہے وما یبدی الباطل وما یعید الباطل وہی باطل ہے جسکی نسبت ارشاد حق ہے جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وہی باطل جسکی پامالی کرتے وقت ماحی کفر و شرک ہادی عرب نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابراہیمی کعبہ کے اندر تشریف فرمائے ہوتے اس آیت کو پڑھا تھا اسی باطل کی نسبت قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ دیار اسلام میں اس ہیئت سے جو اس کی پہلی ہیئت تھی نہ کبھی پھر آغاز کرے گا اور نہ کبھی پھر اس ہیئت پر عود کرے گا۔ یہ بے نظیر پیشگوئی جو اس الباطل کی نسبت ہوئی آج تک یعنی تیرہ سو برس سے اس چودھویں صدی تک جزیرہ نما عرب میں خصوصاً اور دنیا اسلام میں عموماً لفظاً و معناً پوری ہوئی کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسلمان ثابت نہ ہوا گو وہ باقی فرائض میں غافل ہی ہو مگر ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی مورت یا تصویر کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو معاً اسکو خدائی طاقتوں کا مالک سمجھکر ایک بت پرست کی طرح ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا ہو یا اس کے آگے ماتھا ٹیکا ہو۔ مانا کہ ادنی طبقہ کے مسلمانوں میں قبر پرستی کی اور پیر پرستی کے خیال سے ایک خدا کے بنائے گئے ہوئے بزرگ کی نسبت عظمت کو بہت بڑھایا اور ان کی محبت نے ان کو بعض افعال غیر واجبی کے ارتکاب پر مائل کیا۔ مگر باایں ہمہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس بزرگ کی کوئی تصویر اس قبر یا خانقاہ پر کھینچی ہو یا کوئی مٹی یا پتھر کی مورت اپنے ہاتھ سے بناکر اس میں اس بزرگ کی صفات کا دخل سمجھکر اس کے آگے ہاتھ جوڑے ہوں یا اس مورت یا تصویر کی پرستش شروع کردی ہو یا کسی پتھر کو حاجت روا مانا ہو۔ جب سے یہ الباطل نیست و نابود ہوا تب سے پھر اس شکل و ہیئت پر دنیا اسلام میں شروع ہوا اور نہ اس نے عود کیا۔ ادنی طبقہ کے مسلمان خیالی طور پر جو اسکے مقابر کو کسی بزرگ یا پیر یا ولی یا شہید کے ساتھ اعتقاد رکھکر پوجتے ہوں مگر اس بے وقوفی اور نیم وحشیانہ حرکت کے ہرگز مرتکب نہ ہوئے اور نہ ہوں گے کیوں نہ ہو قرآن حکیم کی زبردست پیشگوئی اس کا فیصلہ کر چکی ہے۔ مانا کہ باریک اور باطنی بتوں کے شوق میں یعنی ہوا و نفس کی تابعداری میں خلاف ہدایات قرآن حکیم اصلی مقصد اور نجات حقیقی کے اعلے طریق سے روگردانی ہو گئی مگر کیا اس کے موجود ہوتے کبھی مورتی پوجن کا بھی رواج ہوا ہے پس اب مسلمانوں کی نسبت یہ وہم کرنا کہ وہ کسی وقت ایسی مورتی پوجن کے مرتکب ہوں گے اس پیشگوئی کے منافی ہے بلکہ اسلامی توحید کے زبردست اثر نے خود بت پرست قوموں کے خیالات و اعتقادیات کو ایسا درہم برہم کیا ہے کہ برہمو اور آریہ بھی کبھی نشتر بازی کو چھوڑ کر مورتی پوجن کے ایسے دشمن ہوئے ہیں کہ ان کی آئے دن کی مزاحمتوں اور مخالفتوں نے سناتن دھرمیوں کو بے چین کر دیا ہے ٹھاکر دواروں کی اندرونی کارروائیوں کو وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بتوں کی نجاست کے دور کرنے میں وہ محمودیت شکن کی روح کو خوش کر رہے ہیں گو بظاہر قومی اتفاق کے خیال اور قومیت کے لحاظ سے سومنات کے بتوں کے توڑنے والے کو اپنی تحریر و تقریر میں غیر مہذبانہ پیرایہ میں یاد کرتے ہوں۔

عکسی تصویر اور بت میں فرق

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی القرآن الحکیم۔ ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء ۔ صورکم فاحسن صورکم۔ یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم الذی خلقک فسوٰک فعدلک فی ای صورۃ

ما شاء رہا نیک۔ اصل میں مصورِ حقیقی تو وہی ذات پاک بے مثل و بے مانند ہے۔ جو بے شبیہ اور بے نمونہ ہے اور بے چون و بے چگون ہے کہ جس نے زمین و آسمان کو طرح طرح کے نقوش و تصاویر سے آراستہ کیا ہے۔ اور رنگ رنگ کی تشبیہات سے اس عالم کو مجاز ایک مرقع تصاویر بنا دیا ہے حسن صورت کو حسن معنے کے زیور سے دُہرے لباس اُس نے پہنائے ہیں اور قلم قدرت سے کیا کیا نقوش جمائے ہیں اس صانع حقیقی کے فعل میں ذاتی طور پر کسی کو اشتراک نہیں جمیع صور عالم اسی کے ید قدرت کی کاری گریاں ہیں سب تو سب اُس کی ایک صورت گری کو تو دیکھو جو اُس نے بیقرار آب کے قطرہ پر کی ہے اور جسکو ان مندرجہ ذیل آیات میں مثالاً بیان فرمایا ہے۔ جو احسن تقویم پر خلق ہوکر اپنے کمالات کے سبب سے جو عطاء رب ہے سب الانواع مخلوق پر مکرم و ممتاز ہے۔

وہی ہے جو رحموں میں تمہاری تصویریں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس نے تمہاری تصویریں بنائی ہیں اور کیا خوب بنائی ہیں۔ اے انسان تجھکو اپنے رب کریم کے بارہ میں کیوں دھوکا لگ گیا جس نے تجھے بنایا۔ پھر تجھکو ٹھیک ٹھاک کیا۔ پھر تجھکو برابر کیا۔ پھر تجھکو جس صورت میں چاہا ترکیب دیدیا

وہ مصور حقیقی کہ جس کی صورت گری کے نمونے اس عالم میں موجود ہیں اور جسکی گوناگوں تصاویر سے یہ عالم آراستہ ہو رہا ہے ان آیات میں انسان کو یقین دلاتا ہے کہ وہی وہ یگانہ فرد ہے کہ جس کی صورت گری کے مقابل کسی اور کی صورت سازی یا تصویری کسی انسان کے دھوکے کا باعث نہیں ہوسکتی۔ اس جیسی خلق کے ظاہر کرنے میں یا اُس جیسی صورت کے بنانے میں کسی کو دخل نہیں۔ وہ خواص یا صفات جو اس کی بنائی ہوئی کاری گریوں میں موجود ہیں کسی انسان کی بنائی ہوئی مورت یا صورت میں قرار دینا یا کسی انسان کو ایسا سمجھنا گو وہ نبی ہی ہو یا قرآن کا ابن مریم اور عیسائیوں کا خدا مسیح ہی ہو کہ وہ بھی خدا جیسی خلق کرسکتا ہے یا اُس جیسی صورت بنا سکتا ہے شرک عظیم ہے جب سے بُت پرستی کے متعلق تاریخی طور پر بحث کو اُٹھایا گیا ہے اس کو شرک عظیم قرار دینے کی نسبت یہ ہی بیان کیا گیا ہے۔ کہ بت پرستوں بت گروں۔ اور بت تراشوں نے۔ اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی پتھروں کی مورتوں کو اپنے خیالی اعتقاد میں ان کمالات اور صفات کا مالک مانا جو محض خدا تعالیٰ کی ذات کا خاصہ ہیں۔

صورت اوّل

ابتدا میں جب انسان ظلمت کے گڑھے میں گرے اور قوار عالم کی غائبانہ طاقتوں کا مشاہدہ کیا تو ہر ایک واقعہ پر دہشت زدہ ہوکر اپنے خیالی اور ذہنی مغلوبیت کی وجہ سے ان قوار موجودات کو بالاستقلال اپنے اوپر قابض اور متصرف مانا اور ان کو نفع و نقصان کا مالک سمجھا ڈر کر خوف کھاکر دہشت زدہ ہوکر کبھی آتش کو پوجا۔ کبھی ہوا کے آگے دعائیں مانگیں۔ کبھی پانی کو دیوتا قرار دیا کبھی آفتاب کے آگے ہاتھ جوڑے کبھی ماہتاب کی مہماں پرستش شروع کردی* شرک عظیم کا نمونہ آریہ ورت کی آسمانی کتاب (وید بزعم خود) ویدوں میں بہت کچھ ملے گا۔ ان بزدل دہشت زدہ انسانوں نے بالاتر ہستی کا علم نہ پاکر اپنے گرد و پیش کے آسمانی اور زمینی قوا اور اشیا کو جو مخلوق ہوکر اپنی خدمات مفوضہ کی ڈیوٹیاں بجالا رہی تھیں حاجت روا مانا اور اپنے قریب ہی اپنے شاکر تجویز کرکے ہر ایک مصیبت پیش آمدہ کے دفع کرانے کے واسطے ان بے جان قوا سے ملتجی ہوئے۔ اجرام فلکی کے بت تراشے ان کی تصاویر اپنے اپنے دہشت زدہ تصورات کی بنا پر وضع کیں اور ان کو آگے رکھ کر ان عجیب عجیب بے ہنگم بتوں کو اپنی امیدوں کا مرجع و مآب ٹھیرایا۔

ان وحشیوں اور دہشت زدوں کو قوا عالم کے گوناگوں ظہورات نے گھبرا دیا خوف زدہ ہوکر اپنے تصوّر میں کیا کیا صورتیں وضع کیں اور ان کو کامل متصرف اور غیر متغیر ہستی مانکر انکی پرستش کا طریق پیدا کیا۔

دوسری صورت

دنیا میں بعض افراد انسانی مختلف طبقات میں با اقبال اور کامیاب ہوئے کوئی زمینی بادشاہوں اور راجوں کی صورت میں۔ کوئی میدان نبرد کی فوجی خدمات میں۔ کوئی کسی علمی کمال میں کوئی کسی خاص فن میں۔ اسطرح کے مختلف کمالات والے انسان اپنے اپنے زمانہ میں ممتازانہ حالت کے ساتھ نمودار ہوئے ان کی اس شہرت نے انسانی جماعتوں میں ایک وقعت پیدا کی۔ خدائی صفات کی عدم شناخت کے سبب سے انکی پرستش شروع ہوگئی۔ عالم فنا کے جانے کے بعد ان کے بت تراشے گئے ان کے سوانگ اور بہروپ بنائے گئے ان کی تصویروں کو مکانوں کی دیواروں پر اندر باہر کھینچا گیا۔ اپنی ان دست کاریوں کے لیے خود ہی وہ باتیں پیدا کیں جو ان کا حق نہ تھا۔ ان مردہ وجودوں کو الٰہی صفات کا مالک مانکر خدا کرکے ان کو پوجا گیا۔ پتھروں کو تراش کر اور ان کے ناک کان اور اعضا

* نقد نقد نمونہ دیکھنا ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہین احمدیہ میں ملے گا۔ منہ

خود بنا کر صانع حقیقی کی کاریگری کے مقابل اپنی کاریگری کو خدائی جلال کی زندگی بخش دی اور پھر خود ہی ان کے حضور میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے عمدہ عمدہ زیور اور لباس سے ان کو سجایا - اور لاکھوں کروڑوں دیویاں دیوتے بنا ڈالے جنکو خدائی کارخانہ کا مالک قرار دیدیا - کرشن - رام چندر مہادیو - پاربتی وغیرہ کی تماثیل اس قطعہ کی شاہد ہیں - وما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون کے مضمون کی تصدیق کر رہے ہیں -

تیسری صورت

انبیاء مقدسین - اور بعض ان کے پاک جانشینوں کی نسبت غلو کرنے والے لوگوں نے اپنی خوش اعتقادی کو بہت دور تک پہنچایا - گذشتہ امتوں میں سے قبل از ظہور اسلام خدا بنانے کی جرات جس امت نے دکھلائی نمونہ کے طور پر نصاریٰ موجود ہیں - انہوں نے بھی مشرکانہ طور پر تصاویر کے ذریعہ سے اعتقاد شرک کو مسیح کی نسبت پھیلایا - گوناں گوں تصویرات میں وہ وہ صفات دکھلائیں کہ جو خود اس پاک نبی کی پاک اور سچی تعلیم کے برخلاف ہیں اور جب تک وہ دنیا میں رہے ان کی پاک زندگی اس پر شاہد نہیں تھی اس زمانہ میں سب سے عظیم بت اور بڑے بھاری شرک کا مجسمہ حضرت مسیح علیہ السلام کا وجود ہے پہلا جس دانشمند قوم نے ان کو ابن خدا اور خدا مانا اس نے تو ایک خلاف حقیقت اور غیر واقعہ امر کے پیچھے پڑ کر گم گشتگی میں کیا کیا کچھ نہیں کہا اور کیا کیا کچھ نہیں کیا - مگر جنہوں نے اس مقدس کو نبی مانا وہ بھی ابن مریم کو خدائی صفات کا مالک قرار دینے میں پیچھے نہیں رہے یوں تو معمولی تصویر سازی کو جس میں ممکن ہے کہ کسی کی نیت ہرگز ہرگز اس ارتکاب شرک کی نہ ہو جس عمل کے واسطے

شریعت حقہ اسلام نے اس کی نسبت فتویٰ ناجوازی دیا ہے بجز چار گرہ جو پھر پڑ جاتے ہیں مگر نہیں دیکھتے اور نہیں سمجھتے اور نہیں غور کرتے تو اس شرک عظیم کی طرف کہ جسکو قرآنی توحید علانیہ دھکے دیتی اور خوفناک وعید سے اس بد اعتقادی کے ارتکاب سے منع کرتی ہے حی قیوم بھی موتی - خالق الطیر عالم الغیب کیا کیا اعتقاد جا رہے - یہ پیغمبری اور رسالت نرالی دیکھی کسی گذشتہ نبی میں تو خدا کی یہ سنت نہ پائی گئی کہ اس نے خود کسی کو شریک صفات ٹھہرا کر اپنی بعض صفات کا حصہ دار بنا دیا ہو - یہ بات ابن مریم ہی کی پیدائش کے وقت سوجھی کہ اپنے ماتحت زمین و آسمان کے مالک نے عاجز اور بے بس مخلوق کو خدائی اقتدار بخشا -

یہی وہ بت اور الہ جس کے نیست و نابود کرنے کے واسطے خدائے زمین و آسمان اور خالق انس و جان نے قرآن حکیم جیسی پاک کتاب اور نورانی کتاب اتاری - اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مطہر اور غیور انسان کے ہاتھ خالص توحید کا آسمانی حربہ دیکر ان بتوں کا چکنا چور کرنے کے واسطے دنیا میں بھیجا - اور اپنی سچی اور باعزت تعلیم سے اس عزت مند رسول نے ایسے پاک اور غیور جانشین چھوڑے کہ جو ہر زمانہ میں باطل کا سر کچلتے رہے اور زمانہ موجودہ کے ظلم عظیم یعنی مسیح کی خدائی کو نیست و نابود کرنے کے واسطے اور اس کذب صریح کے بت کو فنا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ درجہ کے عزت مند مجدد کو مسیح کے رنگ میں مبعوث کر کے بھیج دیا جس نے صرف قرآنی توحید کا حربہ ہاتھ میں لے کر اس بت کو چکنا چور کرنا اور صلیب کو توڑنا شروع کیا ہوا ہے - اسلام اور بانئے اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور قرآن اور خدای قرآن نے - ان بتوں اور ایسی مورتوں

اور اس قسم کے تصاویر کو اور ان افعال کو جو مشرک لوگ ان کے ساتھ بجا لاتے ہیں رد فرمایا ہے اور ایسی بتوں اور ایسی تصاویر کے رکھنے سے خواہ وہ پتھر کی مورت ہو یا کاغذ پر صورت ہو یا کپڑہ پر چھاپ شدہ ہو حضور قلب کے منافی سمجھکر اور نماز میں خلل انداز پاکر منع کیا ہے -

قرآن اور اس کی توحید پر جان قربان کرنے والے اسلام کے چشم و چراغ مومن موحدین کب ایسی بتوں اور ان کے رجس اور ناپاکی کے نزدیک جا سکتے ہیں - اب یہ گندگی اور نجاست ان کی آلودگی کا ہرگز باعث نہیں ہو سکتی یہ پرنفرت اور حقیر بت پرستی تو دور کنار وہ تو اب اسباب پر آمادہ ہیں کہ جہالت اور نادانی سے بعض بے سمجھ لوگوں نے جو خدا تعالے کے پاک صفات میں کسی نبی یا ولی شہید کی نسبت یہ اشتراک جائز رکھا ہے اسکو مٹاویں ان کے مطہر قلوب میں یہ ناپاک اعتقاد ایک سیکنڈ کے واسطے بھی ٹھہر نہیں سکتا - اس کا خیال ہی کرنے سے وہ کانپ جاتے ہیں - کیا کامل موحد نبی عرب صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو اور حقیقی تابعدار اور غلام اس لات و عزیٰ کی سی بت پرستی - آب پرستی - سورج پرستی - چاند پرستی اور اندہ پرستی کی ان کی نگاہوں میں کچھ وقعت پیدا ہو سکتی ہے حاشا وکلا - کیا قرآن حکیم کے نور سے منور ہو کر وہ اس ظلمت شرک میں مبتلا ہو سکتے ہیں - کہ جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے صرف مسیح کو خدائی صفات میں شریک مانیں - کہ ادہر خدا خالق الطیر - ادہر مسیح خالق الطیر ادہر خدا حی و قیوم - ادہر مسیح حی و قیوم - ادہر خدا عالم الغیب - ادہر مسیح عالم الغیب - وہ ہرگز ہرگز نہیں مان سکتے اور نہ سمجھ ہی سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کبھی یہ سنت ہی قائم کی ہو کہ وہ صفات خدائی کو جو اسکی

ذات کا خاصہ ہے اپنے اذن سے کسی نبی کے حوالہ کرکے اس کے ہاتھ سے خدائی کام کرالے۔

وہ خدا کو بہمہ صفات موصوف غیر متغیر خدا مانتے ہیں اور نبی کو بندہ بہمہ صفت عبودیت بندہ مانتے ہیں جس کے جسم پر ہر آن میں زوال اور فنا کی حالتیں طاری ہوتی ہیں اور جسکو موت کا پیالہ پینا پڑتا ہے انکو رحم آتا ہے اپنے کامل ہادی کے امت کے بھولے بھالے لوگوں پر کہ جو باوجود قرآن حکیم جیسی کتاب اپنے پاس رکھنے کے پھر ان مشرکانہ اعتقادوں کے پابند اور ہوا کی تصویر کے شیدا ہو رہے ہیں۔ وہ دن رات زبان سے۔ قلم سے۔ تقریر سے۔ تحریر سے۔ اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو اس جاہلانہ شرک سے نجات دیں اور ان کو اس بت خانہ سے باہر نکالیں۔ اور خدا کے فضل سے اور صرف اسی کی مہربانی سے وہ اس کار خیر میں کامیاب بھی ہوئے ہیں اور بہت سی جانوں کو اس گرداب ہلاکت سے انہوں نے نکالا ہے اور قرآن مجید کی بدولت توحید کے سبزہ زار کی ان کو سیر کرائی ہے۔

عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ اس بھولی بھالی امت کو آسمان والے کا انتظار تھکا دے گا اور آخرکار وہ غم و غصہ کھا کر جلد و ناچار ان مشرکانہ تعلیمات سے دست بردار ہوں گے اور جو فرضی دجال خدائی صفات کا مالک العیاذ باللہ انہوں نے مان رکھا ہے اور احادیث صحیحہ کے واقعی مفہوم سے وہ دور پڑے ہیں مسیح کی خدائی صفات والے مجسمہ کے ریزہ ریزہ ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ان کی یاد سے اتر جائے گا اور اصل وہی مسیح اور فرضی دجال کا وہ پھر کبھی نام نہ لیں گے۔

اب رہی یہ بات کہ وہ احادیث جو تصاویر کے بارہ میں صحاح میں موجود ہیں ان کا کیا مطلب ہے بات صاف ہے خود ان احادیث کے مضمون سے ہی ان کی غرض معلوم ہو جاتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دروازہ کے پردہ کے منقش نقوش کے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں مشغول کر دیا آپ نے وہ پردہ سامنے سے اتروا دیا۔ اور ابو جہم کی منقش کملی پر نماز پڑھ کے کی تھی یہی وجہ بیان فرمائی کہ مجکو اس کملی نے نماز سے غافل کر دیا ہے۔ بس یہ تو بات ہی جدا ہے کتے اور پردہ ہے جسپر تصاویر تھیں حضرت جبرئیل کو داخل بیت ہونے سے روک دیا اس کی بھی اصل وہی مشرکانہ تصاویر اور کتے کی نجاست مانع تھی۔ اس سے یہ تو ثابت نہ ہوا کہ ہر ایک ایسی تصویر جس میں ان ہر سہ صورتوں بیشہ میں سے کسی ایک کا موجود ہونا اسی بت پرستی اور شرک کے خیالات کی بنا پر نہ ہو اور جسکی نیت ہی جداگانہ ہو ایسی احادیث کے مفہوم میں داخل ہے الاعمال بالنیات کی حدیث بہت جامع حدیث ہے۔ انسان کے فعل کی بنا اسکی نیت پر ہوتی ہے۔ ایسی احادیث کو موجودہ زمانہ کے فن تصاویر کے مقابل پیش کرنا یعنی عکسی تصاویر کو جنمیں وہ شرک شامل ہی نہیں ہوتا جو ہر سہ اقسام مذکورہ بالا میں موجود ہے اور وہ اغراض مشرکانہ ہرگز ثابت نہیں اور نہ مشہور ہیں ایسا سمجھنا وضع الشی فی غیر محلہ ہے۔ اسی زمانہ میں نبوت کے گھرانہ میں۔ حضرت عائشہ کا گڑیوں سے کھیلنا جو بالاتفاق مانا گیا ہے کہ اسی طرح کی گڑیاں نہیں جیسی کہ اب موجود ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو دیکھنا اور ان میں ایک پردار گھوڑا بھی پاکر حضرت عائشہ صدیقہ رض سے پردوں کا سوال کرنا۔ اور آپ کا انکے اس جواب پاکر کہ حضرت سلیمان کے وقت میں گھوڑے کے پر ہوتے تھے تبسم فرمانا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ وہ کونسی تصویریں ہیں جنکا گھر میں ہونا جائز اور کسی قسم کا ناجائز ہے عکسی تصویر تو ہو بہو خدا کی بنائی ہوئی تصویر کی نقل ہوتی ہے نہ انسانی ہاتھوں کی ساخت جیسا شیشہ میں اپنی شبیہ کو دیکھ لیا ویسا اپنے عکس کو کاغذ پر مشاہدہ کر لیا اس میں وہ صورت جو ناجوازی کے واسطے شرط ہے کہاں پائی گئی۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ مجکو عائشہ کی شبیہ حریر کے کپڑے پر دکھلائی گئی ہے کہ یہ عورت تیرے نکاح میں آئے گی اگر اس سے واقعی عائشہ ہی مراد ہے تو یوں ہو رہے گا اور ایسا ہی ہوا۔ بس عکسی تصویر میں جو ہو بہو اللہ تعالیٰ کی اپنی بنائی ہوئی تصویر کی نقل ہوتی ہے کیا قباحت ہوئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جسکا ذکر قرآن حکیم نے ۲۲ پارہ سورہ سبا میں فرمایا ہے اور سلیمان ع کے انعامات کا جو اس واہب العطایا نے اس مقدس پر فرمائے شمار کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ یعملون له ما یشاء من محاریب و تماثیل الخ تماثیل کے معنی بھی ترجمہ میں لکھے ہیں کہ تصویریں اور ما یشاء کا لفظ ان کو اور بھی عام کرتا ہے کہ جس قسم کی تصویریں وہ چاہتے تھے بنواتے تھے۔ حضرت سلیمان جیسے مقدس نبی کا فعل شرک تو نہیں ہو سکتا۔ مانا کہ ہماری شریعت کسی سابقہ شریعت سے کسی امر کی جوازی یا ناجوازی کا سکہ لگانے کی محتاج نہیں مگر نبی کا فعل پھر قرآن حکیم میں اس کا ذکر اور انعام کے سلسلہ میں

کیا یہ شرک کا ارتکاب تھا حاشا وکلا ثم حاشا وکلا ہرگز نہیں بات صاف ہے کہ یہ تماثیل ان ہر سہ اقسام شرک وبت پرستی سے نہ تھیں جنکی نہی احادیث میں وارد ہے یا جو زمانہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بسبب کثرت اور اشاعت بت پرستی کے رائج تھیں۔ نماز میں کسی چیز کا منع ہونا یہ ایک خاص وقت اور خاص علت کے لئے ہے اور اس کے لئے صرف تصویر ہی کی قید نہیں۔ اعلام کا لفظ حدیث میں صاف ہے اور اسی سے عام منقش کپڑا بھی داخل ہے حضور قلب اور خشوع نماز میں بعد ہو جانا بہت سے اسباب سے پیدا ہوتا ہے اسمیں مسجد کی دیواروں کے نقش ونگار بھی داخل ہیں اس سے صرف تصاویر کی خصوصیت نکال لینا گو اور بھی بہت سی مانع ہوتے ہوں جنکو نماز پڑھنے والے کا دل ہی خوب محسوس کرتا ہے۔ تحکم اور زبردستی کی راہ ہے عکسی تصویر حضرت امام صادق پر اعتراض کرنے کے بجائے پہلے اپنی نمازوں میں ایسی خلوص اور تادب کا جھگڑا ہی فیصلہ کیا ہوتا۔

جس زمانہ میں حضور ہادی علیہ الصلوۃ والسلام ماحی کفر وشرک مبعوث ہوئے وہ زمانہ کلیۃً ایسی ہی گندگیوں اور نجاستوں سے بھرا ہوا تھا اور گھر گھر میں ٹھاکر اور بت اپنی مشرکانہ اعتقادوں کی بنا پر رکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی گھڑی ہوئی مورت ہوتی تھی تو اسی اعتقاد کی بنا پر۔ یا کاغذ پر۔ دیوار پر۔ کپڑہ پر۔ کوئی صورت ہوتی تھی تو اسی مشرکانہ نیت کو لئے ہوئے اور عظمت ماسوی اللہ کا عقیدہ برابر ہر ایک ایسی تصویر کی نسبت پایا جاتا تھا چونکہ یہ مشرکانہ تعلیم اور اس کی اشاعت پاک توحید کے مقابل نہیں ٹھہر سکتی تھی اسلئے اس حضرت منبع توحید فخر الاولین والآخرین نے (صلعم) ابتدائی زمانہ میں ہر خاص صورت یا اور ہر ایک چیز یا علامت کو بھی جو اس مشرکانہ اعتقاد کی طرف میلان کرنے والے تھے رد کر دیا۔ اور بے شک ایسا کپڑہ پہننا یا بچھانا یا دیواروں پر ایسی تصویریں بنانا یا کاغذ پر ایسے شرک کے بھرے ہوئے بت کی شبیہ ڈالنا توحید اسلام کے منافی ہے اور مومن کو نماز میں حرج ڈالنے والا ہے۔ اور کون مسلمان ہے جو ان اقسام بت پرستی میں مبتلا ہو یا کسی ایسی چیز کو جس میں ایسے شرک عظیم کا واہمہ بھی ہو روا رکھے

موجودہ فن تصویر

ہاں موجودہ فن تصویر کو جو علمی فوائد کی تعلیم کی غرض سے اختیار کیا گیا ہے زبردستی اور تحکم سے خواہ مخواہ ان اقسام بت پرستی اور شرک میں شامل کرنا گویا اصل مقصد سے بہت دور چلا جانا ہے۔ اور ان فوائد سے جو اس فن کے ترقی سے پیدا ہوئے ہیں ناحق چشم پوشی کرنا ہے۔

(۱) مثلاً غور کرنا چاہئے کہ آج کل بچوں کے سلسلہ تعلیم میں اردو کی پہلی کتاب سے اس طریق کو اختیار کیا گیا ہے کہ جس چیز کے متعلق بچہ کو سبق دیا جائے اسکی تصویر بھی اس کے ساتھ ایسی طرز پر رکھدی جائے کہ ادھر بچہ سبق پڑھتا جائے اور ادھر تصویر میں وہ عالم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا جائے۔ وہ خواص یا صفات جو خدا تعالی صانع حقیقی نے اس چیز میں ودیعت رکھے ہیں خواہ وہ چیز از قسم جمادات ہو نباتات ہو حیوانات ہو اس کا عینی مشاہدہ ساتھ ہی ساتھ ہونا چاہئے تاکہ بچہ کا ذہن آسانی سے عالم موجودات کا ایک صحیح علم پیدا کرے اور اس سے اس کے قلب پر اس چیز کے فوائد کا گہرا نقش پیدا ہو۔ ڈاکٹروں اور طبیبوں نے تشریح اعضا انسانی کی متعلق بھی یہی طریق اختیار کیا ہے اور انسان کے قابل ستر اعضا کو جنکو شریعت ڈھانپنے کا حکم نافذ فرماتی ہے کھول کھول کر بتلایا ہے اب بتلائیے کیا یہ بت پرستی ہے اور وہ بت پرستی ہے جس سے کامل انسان ہادی انس وجان صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اس کی ناجوازی کا فتوی اگر موجود ہے تو مسلمانوں کے ایمان دار بنانے کے لئے فرمان دینا چاہئے۔

(۲) اور لیجئے۔ ایک شخص نے علم نباتات یا حیوانات یا جمادات کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے اب وہ اس کتاب میں ان خواص اور تغیرات کے ظاہر کرنے کے واسطے ہر موقع پر نہایت خوشنما تصویریں دیتا جاتا ہے اور ان کے خواص اور تغیرات بیان کرتا جاتا ہے اور پڑھنے والا اور اس میں تصویریں بنانے والا بت گر یا بت ساز ہے یا بت فروش ہے اور پڑھنے والا بت پرست ہے اور وہ تصویریں واقعی وہ بت ہیں جنکی ممانعت احادیث میں وارد ہے اور جسکو قرآن کریم جیسے حکیم کتاب نے نیست و نابود کرنے کا منصب اپنے ہاتھ میں لیا ہے اگر واقعی شریعت حقہ اسلام اسکی ناجوازی کا فتوی دیتی ہے تو پھر اس زمانہ میں ایمان بڑی خطرناک حالت میں ہے

(۳) اور سنئے کسی ملک میں ہم سے دور ایک جنگ ہو رہی ہے عکسی آئینہ کے ذریعہ سے وقت وقت کی لڑائی کے نظارہ اور مردان کارزار کی دلاورانہ کارروائیوں کا فوٹو لیا گیا ہے اور میدان جنگ کا سارا سماں ہو بہو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ہم اخبار میں وہ چیزیں

پڑھ رہے ہیں اور ساتھ ہی مقامات جنگ کے نقشجات دیکھتو جانتے ہیں کیا ہم بت پرست ہیں یا فوٹو گرافر بت گر ہے اور اخبار چھاپکے شائع کرنے والے بت فروش ہیں اور اخبار کا دیکھنے والا بت پرست ہے اور یہی وہ بت پرستی ہے جو اسلام جیسے معقول مذہب نے منع فرمایا ہے اگر اسکی سند بھی علماء کے پاس فتوی ناجوازی موجود ہے تو پھر اس زمانہ میں کسیکو توحید کا واقعی قائل قرار دینا سخت مشکل ہے۔

(۴) اور غور فرمائیے۔ ایک شخص نے اپنی کتاب کے سرورق پر اپنی شناسائی کے واسطے اپنی عکسی تصویر کا فوٹو لگا دیا ہے وہ کتاب دور دور ملکوں میں شہر بشہر پھیلی ہے مطالعہ کرنے والے ادھر اُدھر اس کی تصنیف دیکھتے ہیں اور ساتھ ہی مصنف کے فوٹو پر نگاہ ڈالتے ہیں اسکے خط و خال پر غور کرتے ہیں اسکی وضع و ہیئت استقامت ملاحظہ کرتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا علمی نکات مشاہدہ کرتے ہیں کیا وہ تصویر وہی بت ہے جسکو شریعت حقہ نے پاس رکھنا یا گھر میں رکھنا حرام قرار دیا ہے اور اس تصویر کا اس کتاب میں رہنے والا بت گر ہے اور کیا ملاحظہ کرنے والا بت پرستی کرتا ہے اور یہی وہ بت پرستی ہے جسکی ناجوازی کا شرع اسلام فتوی دیتی ہے۔

(۵) دوبارہ اور تامل کیجئے ایک شخص نے اپنے کسی عزیز یا کسی بزرگ کی تصویر عکسی کا فوٹو لیا ہے اور وہ یقین کرتا ہے اور اسکو اس پر سچی بصیرت ہے کہ یہ تصویر عکسی نہ کسی کے ہاتھ کی بنائی صورت ہے اور نہ کسی کے ہاتھ کی وضعی اور جعلی کھچی ہوئی صورت ہے خود خدا نے جس طرح اور جس وضع اور ہیئت پر اس انسان کو بنایا ہے اسی وضع اور ہیئت پر آئینہ نے اپنے اندر اس کو لے لیا ہے اور فوٹو گرافر نے اسکو کاغذ پر چھاپا ہے اور واقعی یہ وہی شخص ہے جو اس مصور حقیقی کی اپنے ہاتھ کی کاری گری ہے کوئی تغیر تبدل اسکی اصلی صورت یا ہیئت میں نہیں ہے اور یہ ایک خدا کا بندہ اور احمد کا عاجز غلام ہے اور اپنے افعال و کردار میں بھی اپنے آپ کو ایک عاجز اور خدا کا بندہ اور احمد کا غلام ہی ظاہر کرتا ہے اور وہ بار بار کہتا ہے کہ احمد کی غلامی سے ہی اس نے یہ رتبہ پایا ہے کہ خدا نے اسکو اس زمانہ میں دین اسلام کی تائید اور حمایت کے واسطے بھیجا ہے اور وہ زمانہ موجودہ کے فسادات کی اصلاح کے واسطے دنیا میں آیا ہے اور مسیح کو جو خدائی صفات دیئے گئے ہیں اور محض ان کمالات کے سبب سے جو عبودیت کاملہ کے اسمیں پیدا ہو جانے سے اس کو خدا تعالے کے جناب سے جو اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے عطا ہوئے ہیں ناحق اُسکو خدا بنایا جاتا ہے اس ظلم عظیم کو دلائل اور براہین سے نیست و نابود کرنے کے واسطے آیا ہوں اور میں اس لئے آیا ہوں کہ لوگوں کو حقیقی اور سچے خدا کا پرستار بناؤں۔ اور ان کو اس پیارے کا چہرہ دکھاؤں جو سب محبوبوں سے زیادہ محبوب اور سب مطلوبوں سے اعلیٰ مطلوب اور ایک سچا معبود ہے اور جو شرک انسانوں کی نسبت ان میں پیدا ہو گئے ہیں اُن کو دور کروں اور ان میں توحید حقیقی کا نور بھر دوں اور ان کے مشرکانہ اعتقادوں کو جو خدائی صفات کے تقسیم کرنے میں انہوں نے مان رکھے ہیں کہ کبھی مسیح جیسا مقبول بندہ کو خدائی جلال عنایت کرتے ہیں اور کبھی دجال جیسے مردود الٰہی کو واقعی طور پر خدائی صفات کا مالک قرار دیتے ہیں صاف کروں اور اس کی تصنیف کی صفحہ صفحہ میں بلکہ سطر سطر میں ہاں لفظ لفظ میں اس کے مستجاب اللہ ہونے کے نشان ملتے ہیں اس نے زمانہ موجودہ میں اپنی پاک نیت سے فن تصویر کی موجودہ علمی طریق سے محدود طور پر فائدہ اٹھایا اور اپنی شناسائی کے لئے یہ راہ اختیار کی اور ایسی قوموں تک جو اسیر دل و دماغ کے انسان کو اپنے زمانہ میں پیدا ہوا ہو سنتے اور اسکی تصانیف کو دیکھتے ہیں اس ذریعہ سے اپنے وجود کو پہونچایا۔ تا کہ وہ لوگ جنہوں نے اس کے دعاوی کو تو بہت سنا ہے اور اس کی کتابوں کو دیکھا ہے مگر اس کی زیارت نہیں کی وہ اسکی اس خداداد پاک صورت اور مبارک ہیئت کو ملاحظہ کریں اور اس کے فوٹو کو زیر نظر لاکر غور کریں کہ کیا اس خط و خال اور اس پاک تمثال کا انسان جس کے چہرہ پر نور کے آثار نمایاں ہیں اور جسکی کشادہ پیشانی آفتاب کی طرح چمکتی ہے اور جسکی وضع استقامت اس کے باطنی کمالات باریک بین نگاہوں کو عجیب عجیب سبق دیتی ہیں اس علمی زمانہ میں ایسی ہیبت اور شوکت سے میدان میں نکلنے والا پہلوان اور ایسے زور اور طاقت سے بولنے والا انسان جسکی یہ شبیہ ہمارے ہاتھوں میں اور ہمارے زیر نظر ہے اور جس کا نام غلام احمد ہے واقعی صادق ہے یا کاذب اب فرمائیے کہ کیا اس قسم کا انسان بت پرستی کے رائج کرنے والا ہو سکتا ہے اور کیا اس کی کارروائی پر یہ شک پڑ سکتا ہے کہ وہ مشرکانہ تعلیم کا باعث ہوگی۔ اگر ایسے پاک

148

مقدس انسان کی کارروائی کو بت پرستی اور شرک نہیں تو پھر منصفانہ نگاہوں کا تلاش کرنا ہی عبث ہے۔

بہت عزیزوں نے اپنے عزیزوں کی عکسی تصویریں بنوائیں اور بہت دوستوں کے پاس کتنے کسی عزیز کی یادگاری کے نشان میں موجود ہیں مگر کسی نے کوئی ایسی حرکت آج تک ظاہر نہیں کی کہ جس میں پرانی بت پرستی اور شرک کا واہمہ بھی پیدا ہوا ہو چنانچہ مکانات کی آرائش میں نئی تہذیب نے تصویریں دیواروں پر لٹکانا زینت کا جزو قرار دیا مگر یہ اسراف ہے اور وہی اسراف ہے جس کی نسبت قرآن حکیم فرماتا ہے ان اللہ لایحب المسرفین۔ پھر یہ اسراف صرف انہیں محدود نہیں ہر ایک قسم کا اسراف ایسا ہی مذموم ہے۔ باوجود اس مسرفانہ حرکت کے کسی مہذب نئی روشنی کے دلدادہ نے اس شرک اور بت پرستی کی حرکت کا تو ارتکاب بھی نہیں کیا کہ جس کا ذر ہمارے مہربان ناصحوں کو ہے۔ زمانہ نواب ان حرکات پر ٹھٹھا کرتا اور اسکو دور ہی سے دھکے دیتا ہے۔ علمی مذاق نے آجکل تصویر کا مفہوم ہی بدل لیا ہے پس ایسی صورت میں کب یہ خیال ہو سکتا ہے کہ بعض وقت کسی خاص نیت سے یک فائدہ مند امر کے واسطے عکسی تصویر کا کھچوانا یا اس کا شائع کرنا موجب بت پرستی ہوگا۔ قرآن حکیم کی زبردست پیشگوئی ہونے کے واسطے ایسی صورت میں بت پرستی کو اسلامی دنیا میں عود کرنے سے روک رہی ہے۔

خدا جانے یہ بھولے بھالے از خود غافل امت عکسی تصویر کے پیچھے کیوں پڑ گئی جو نہ خود تراشیدہ بت نہ کسی کے ہاتھ کی مورت نہ کوئی خیالی یا ذہنی صورت بلکہ خود مصور حقیقی کے اپنے ہاتھ کی بنائی کاریگری کی ہو بہو نقل اور اسی آئینہ کا عکس جس میں ہم خود اپنی صورت دیکھتے ہیں۔ مگر نہ سوچا کہ ہم اپنے عقائد میں کیسے کیسے مشرکانہ باتوں کے پابند ہو رہے ہیں۔ یہ کوشش تو نہیں کرتے کہ اپنے اندرونی بتوں کو دور کریں اور ہوا کے ٹھاکروں کو چکنا چور کریں تاکہ خدا تعالے ان کو وہ نور بخشے کہ جس سے وہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں اور خدا ان کو وہ سچا عرفان عنایت کرے جس سے نجات کی راہیں ان پر کھل جاویں اور جس کی ان کی روح کو واقعی ضرورت ہے۔

اے امت احمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو دھوکا نہ دے اور اپنی رفتار سے خود ہی چاہ ہلاکت کی طرف نہ جا اپنے اعمال پر خود نظر ڈال اور اس پاک غلام احمد پر طعنہ زنی سے باز آجا۔ ابھی وقت ہے سلامتی کے طرق پر چل اس کجروی کو چھوڑ دے سمجھ نہ سمجھ تیری مرضی مگر ہم پہلے لکھتے ہیں اور پہلی طرح کہتے ہیں۔

والسلام علی من اتبع الہدے

خاکسار حامد شاہ از سیالکوٹ

۲۳ر اگست ۱۹۰۹ء

ریمارک

جزاک اللہ خوب لکھا ہے ؎

ہر گلے را رنگ و بوی دیگر ست

عبد الکریم از قادیان ۳۰ اگست ۱۹۰۹ء

مرحبا

ماشاء اللہ رحمک اللہ یا حامد وعفر لک۔ راہ صدق او حقیقت الامر کی تصویر کھینچدی۔ جمال ونخانی قادیانی

رسالہ سراج الحق

حصہ دوم حضرت اقدس امام الزمان کی تائید و تصدیق میں تیار ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ۶ر

المشتہر سراج الحق مہاجر از قادیان شریف

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

تصحیح اور توضیح

۲۴ر اگست ۱۹۰۹ء کے آخر میں حضرت حکیم الامت کے ارشادات کے تحت میں پہلے ہی فقرہ میں جہاں انسان کے پاک ارادے لکھا ہے وہاں اللہ تعالے کے پاک ارادے درست ہے

اور

۱۷ر اگست ۱۹۰۹ء کی اشاعت میں معراج شریف کی حقیقت کے لئے جس لغت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے تعبیر الرویا کی لغت مراد ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

کی امداد کے لئے عالیجناب نواب

محمد علی خان صاحب

رئیس اعظم مالیر کوٹلہ نے سردست ایک ہزار روپیہ سالانہ کی امداد منظور فرمائی ہے جسکو وہ بارہ سو تک بڑھا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ امداد مدرسہ کی بابجا ہونے کے لئے مردے از غیب بروں آید و کارے بکند کے مصداق ہے اللہم زد فزد۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی اے

کی تبدیلی حال میں فاضلکا سے جہلم میں ہوئی ہے۔ ہمارے ناظرین ڈاکٹر صاحب سے ناآشنا نہیں ہیں وہ ہماری جماعت کے ایک درخشندہ نمونہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی کے متعلق فاضلکا سے کسی نامہ نگار نے سراج الاخبار جہلم میں مندرجہ ذیل مضمون درج کرایا ہے۔ اور ان کے بعد جو مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن تشریف لائے جسکو تقریباً

[illegible]